فَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ لَكُنْتُمْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ

شیر ربانی محبوب سبحانی قطب ربانی فخر خاندان

نقشبندیہ مجددیہ سراپا برکت مجسمہ فضل و رحمت پیکرِ محبت و الفت کوہ استقامت و

کرامت حضرت مولانا **فضل احمد** صاحب نقشبندی مجددی مسند آراء جھلیاری شریف

نزد بانٹھ کی مختصر سوانح حیات

فضل و رحمت

حسب الارشاد

مخدوم زادہ حضرت پیر سید مردان علی شاہ صاحب راجوروی خلیفہ مجاز

مقیم کریالہ شریف ضلع گجرات۔ تحصیل کھاریاں نزد سرائے عالمگیر

از قلم

عبدہٗ الاثم سید محمد قاسم شاہ ابن مخدوم العارفین و مخدوم السادات اعلیٰ حضرت عظیم

البرکت پیر سید مخدوم شاہ صاحب نقشبندی مجددی راجوری نوّر اللہ مرقدہٗ خطیب جامع

مسجد درگاہ قطب لاقطاب شاہ لطیف بری رحمۃ اللہ علیہ۔ نور پور شاہاں۔ ضلع راولپنڈی

بتاریخ ۷ محرم ۱۳۸۹ھ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم

نگاہِ اولین

عموماً بزرگوں کے انتقال کے بعد ہی ان کے حالات و کرامات شائع کئے جاتے ہیں۔ جن کو پڑھ کر بعض اشخاص کو دکھ ہوتا ہے کہ کاش اگر زندگی میں ایسے بزرگ کا ہمیں پتہ چل جاتا تو ہم بھی فیض یاب ہوتے۔

بنا بریں راقم الحروف کے ذہن میں یہ بات جاگزیں ہوئی کہ کیوں نہ خدا کے ایک ولی کامل و اکمل کے کچھ حالات ان کی زندگی میں ہی شائع کئے جائیں۔ تاکہ بعد میں کسی کو افسوس نہ ہو۔ حضرت موصوف کی عمر اس وقت سو سال کے لگ بھگ ہے۔ نا معلوم کب عازم سفر آخرت ہو جائیں۔

خوش بخت ہیں وہ لوگ جو ان کی ظاہری حیات مبارکہ میں ہی فیض حاصل کر لیں ورنہ یہ گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں۔

شیر یزدانی حضرت مولانا فضل احمد صاحب نقش بندی مجددی

کی

مختصر سوانح حیات

ولادت: بمقام جھلیاری شریف نزد بانٹھ تحصیل گوجر خان ضلع راولپنڈی

ولدیت: جناب غلام محی الدین صاحب

قوم: قریشی ھاشمی

خلافت: از غوث زمان حضرت خواجہ حافظ عبد الکریم صاحب رحمۃ اللہ علیہ عید گاہ شریف راولپنڈی

عظیم شخصیت ہونے کا ثبوت

حضرت مولوی شیر زمان صاحب غوث زمان حضرت خواجہ حافظ عبد الکریم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے بڑے مقبول اور محبوب خلیفہ ہیں۔ آپ سید پور کے باشندہ ہیں اور اس وقت محلہ فیروز پورہ، راولپنڈی میں قیام پذیر ہیں۔ پرانے بزرگوں کی یادگار ہیں۔

ا: حضرت مولوی شیر زمان نے بیان کیا۔ کہ بندہ ایک دفعہ حضرت مولوی فضل احمد صاحب کے ہمراہ رجوعیہ شریف ضلع شہزادہ والے بڑے بزرگوں کی ملاقات کے لئے حاضر ہوا۔ تو انہوں نے اپنے فرزندوں اور دیگر لوگوں کے سامنے فرمایا کہ لوگ مجھے بھی فقیر کہتے ہیں لیکن مولوی فضل احمد

صاحب جیسا فقیر بھی ماں نے جنا ہوگا جس کے ذکر جہر کی وجہ سے شجر و حجر بھی محوِ ذکر ہوں۔ اور غیر مسلم بھی ذکر سن کر جذبات میں آکر گر جائیں۔ یاد رہے کہ رجوعیہ شریف والے بزرگ حضرت خواجہ محمد قاسم موہڑوی کے بڑے مقبول اور اجل و اعظم خلیفہ تھے اور حضرت خضر علیہ السلام سے بھی فیض یاب تھے۔

۲: حضرت مولوی شیر زمان صاحب فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت حافظ جی صاحب نے فرمایا تھا کہ تم مولوی فضل احمد صاحب کے ساتھ رہ کر طریقت کے اسباق سیکھو۔ لہٰذا بندہ سفر و حضر میں مولوی صاحب کے ساتھ رہ کر فیض یاب ہوتا رہا۔

۳: حضرت مولوی شیر زمان صاحب فرماتے ہیں کہ حضرت حافظ جی صاحب حضرت مولوی فضل احمد صاحب کو ''فضل ورحمت'' سے پکارا کرتے تھے۔ راقم الحروف نے اسی بنا پر رسالہ ہذا کا نام **فضل ورحمت** تجویز کیا ہے۔

۴: مولوی صاحب موصوف ہی فرماتے ہیں کہ حضرت حافظ جیصاحبؒ فرماتے تھے۔ مولوی فضل احمد صاحب کو اگر میں ذکر جہر کی اجازت نہ دیتا تو جوش ذکر کی وجہ سے ان کا سینہ شق ہو جاتا۔

۵: حضرت حافظ جی صاحب نے سفر کے دوران اپنی خدمت اور قرب میں جتنا حضرت مولوی فضل احمد صاحب کو رکھا ہے غالباً اتنا کسی کو بھی نہیں رکھا۔ آثار الکریم سوانح حیات حضرت حافظ جیصاحبؒ میں ہے کہ حضرت حافظ جیصاحب فرمایا کرتے تھے میرا بچہ فضل احمد اسی آثارہ الکریم میں ہے۔ کہ

شدت کی سردی میں رات کو صرف ململ کے کرتا میں چھت پر چڑھ کر حضرت مولوی فضل احمد صاحب ذکر جہر کیا کرتے تھے لیکن ذرّہ بھر سردی محسوس نہ ہوتی تھی۔

٦: جناب مولوی لال خان صاحب ساکن نور پور شاہاں کا بیان ہے۔ کہ میں بیعت ہونے کے لئے حضرت حافظ جی صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا تھا۔ اس وقت حضرت مولوی فضل احمد صاحب بھی وہاں ہی موجود تھے تو حضرت حافظ جیصاحب نے مجھے حکم فرمایا کہ تم مولوی فضل احمد صاحب سے بیعت ہو جاؤ۔ چنانچہ بندہ حسب الحکم آپ کے سامنے حضرت مولوی فضل احمد صاحب سے بیعت ہوا تھا اس واقعہ سے حضرت مولوی صاحب کی مقبولیت کا پتہ چلتا ہے۔ گویا حضرت حافظ جیصاحب مولوی صاحب کی بیعت کو اپنی بیعت ہی تصویر فرماتے تھے۔

ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ

کشف و کرامات

کشف و کرامات کی اگرچہ بزرگوں کے نزدیک چنداں وقعت نہیں۔ چنانچہ فرماتے ہیں۔ کشف کیا چیز ہے کرامت کیا ہے

استقامت ہے ولائیت ساری

نیز فرمایا استقامت بہ از کرامت۔ تاہم تاہم معتقدین کے لئے کشف و کرامات بھی باعثِ اطمینان ہوتی ہیں لہذا کچھ ذکر کیا جاتا ہے۔

۱۔ حضرت مولوی شیر زمان صاحب کا گھر جب پہلی بچی پیدا ہوئی تو میں نے سنت کے مطابق عقیقہ حب کو شرکت کی تیاری کی جس میں حضرت مولوی فضل احمد صاحب کو شرکت کرنے کے لئے اس مضمون کا دعوت نامہ بھیجا کہ: میرے گھر ایک بچی پیدا ہوئی ہے جس کا نام حضرت حافظ جیصاحب مرشد بر حق نے غلام فاطمہ رکھا ہے۔ اس بچی کا عقیقہ فلاں تاریخ کو ہوگا آپ بھی تشریف لاویں۔ اس دعوت نامہ کے جواب میں حضرت مولوی فضل احمد صاحب نے لکھا کہ میں نے کچھ دوستوں سے وعدہ کیا ہوا ہے جن کی دعوت پر سفر کی تیاری ہے۔ لہٰذا عقیقہ پر حاضری نہ ہو سکے گی۔ آپ کو غلام فاطمہ کی مبارک نیز مبارک ہو کہ غلام احمد بھی آنے والا ہے۔ مولوی شیر زمان صاحب فرماتے ہیں کہ اس وقعہ کو دو تین سال گذرنے کے بعد ربّ کریم نے مجھے لڑکا عطا کیا تو نام پوچھنے کے لئے اپنے مرشد حضرت محافظ صاحب کے پاس حاضر ہوا۔ تو آپ نے فرمایا کہ بچے کا نام غلام احمد رکھیں۔ تب مجھے خیال آیا کہ سبحان اللہ یہی نام مولوی فضل احمد صاحب نے بچے کے پیدا ہونے سے تین سال قبل ہی لکھو کر مجھے بھیج دیا تھا۔ اور مبارک باد بھی لکھی تھی۔ لیکن مجھے یاد نہیں رہا تھا۔

تادمِ تحریر بفضلہ تعالیٰ غلام احمد حضرت مولوی شیر زمان صاحب کا صاحبزادہ بقید حیات ہے۔ جس کی عمر اسوقت تقریباً چالیس سال ہے۔ نہایت حسین و جمیل نوجوان ہے اور پہلوان ہے زور آور باشجاعت در باشجاعت صاحبِ اولاد ہے۔ دعا ہے کہ

خداوند کریم اس کو حضرت مولوی شیر زمان صاحب کا صحیح جانشین بننے کی توفیق عنایت فرمادے۔ اور دنیاوی وجسمانی پہلوانی کی طرح خداوند کریم روحانی پہلوان بنائے۔

اس واقعہ سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ حضرت مولوی فضل احمد صاحب کو خداوند کریم نے آج سے چالیس سال قبل ہی وہ مال و علم عطا فرمایا ہوا تھا کہ بچہ ابھی شکم مادر میں ہی نہیں آیا ہوتا اس کا نام رکھ کر لکھ کر خوشخبری اور مبارک دی جاتی ہے۔

خدا یا کیا رکھا ہوتا ہے اہل دل کے سینوں میں۔ لوحِ محفوظ است پیشِ اولیاء

چالیس سال گذرنے کے بعد اب ان کے فضل و کمال کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے کیونکہ بزرگوں کے مدارج میں ہر ساعت ترقی ہوتی رہتی ہے۔

نیز وہ لوگ جو یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کو بھی علم نہیں کہ ماں کے پیٹ میں کیا ہے لڑکا یا لڑکی۔ ان کو سمجھ آجانا چاہیے کہ اس چودہویں صدی میں حضور ﷺ کا ایک غلام زندہ موجود جس کا کمال یہ ہے کہ پیٹ میں آنے سے قبل ہی یقینی طور پر لکھ کر بتا رہا ہے۔ کہ فلاں کے گھر لڑکا ہوگا اور اس کا نام یہ ہوگا۔ خدا تعالیٰ نے حضور ﷺ کے ادنیٰ غلام کا فرمان سچا کر دکھایا جس طرح فرمایا تھا ایسا ہی ظہور پذیر ہوا۔

اب اندازہ لگائیے کہ جس کے غلام ایسے کے غلام ایسے ہوں اس کے آقا کا علم اور کمال کتنا ہوگا۔ لیکن دیدہ کور کو کیا نظر آئے کیا دیکھے۔

۱: حضرت مولوی فضل احمد صاحب کی یہ عظیم کرامت ہے جس کے ہوتے ہوئے کسی اور کرامت کے ذکر کرنے کی ضرورت ہی نہیں تاہم تبرکاً کچھ اور ذکر کر دیتا ہوں۔

۲: عزیزم بشیر حسین شاہ نے ذکر کیا حضرت کے ایک خادم خاص نے بیان کیا ہے کہ حضرت موصوف کے اعضاء جسمانی ایک مسجد میں علیحدہ علیحدہ ہو کر ذکر میں مصروف تھے دیکھنے والے نے سمجھا کر شاید مولوی صاحب کو کسی نے قتل کر دیا ہے لیکن بعد میں پتہ چلا کہ یہ واقعہ بطور کرامت تھا۔ اس سے ملتا جلتا واقعہ حضرت حاجی نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ کا بھی ہے جو کہ مولوی صاحب کے پیر بھائی تھے اور پاکستان ہاؤس اسلام آباد کے احاطہ کے اندر ان کا مزار مُبارک ہے۔

۳: مولوی جلال الدین صاحب خطیب مل پوراجگان کے ذریعہ پتہ چلا کہ حضرت مولوی صاحب کہیں مراقبہ میں تھے پیچھے گاؤ تکیہ پھولوں والا رکھا ہوا تھا۔ کسی نے اس حالت میں آپ کا فوٹو اتار لیا۔ تو اس فوٹو کے ذریعہ پتہ چلتا ہے کہ آپ کے جسم کے درمیان سے پیچھے والا تکیہ پھولوں کے نظر آرہا ہے جیسا کہ آئینہ سے کوئی چیز نظر آتی ہے۔ گویا آپ کا جسم مُبارک اتنا لطیف ہے کہ آئینہ کا کام دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ فوٹو مذکورہ آپ کے ایک خاص مرید مولوی یٰسین صاحب کے پاس ہے جو کہ کھاریاں میں غالباً فوج کے امام اور خطیب ہیں۔

کوہِ استقامت و کرامت

آپ جسمانی طور پر اتنے کمزور ہیں کہ دو آدمی مل کر کھڑا کرتے ہیں لیکن روحانی طاقت اتنی زیادہ ہے کہ اس بڑھاپے اور کمزوری کے عالم میں باآواز بلند اتنے وظائف اور ذکر و فکر کرتے ہیں کہ ایک بڑا پہلوان انسان بھی اتنا بوجھ برداشت نہیں کر

سکتا۔ شب و روز ذکر میں مصروف رہتے ہیں اور اکثر ذکر جہر فرماتے ہیں غالباً ذکر کی وجہ سے ہی جسم میں لرزہ بھی پیدا ہو چکا ہے۔ آپ کی بینائی اتنی تیز ہے کہ اس عمر میں بھی بغیر عینک کے باریک سے باریک کی خط والی کتاب بھی پڑھ لیتے ہیں۔ آپ کے معمولات سے آپ کی محنتِ شاقہ کا پتہ چلے گا۔

خلیفۂ اعظم

آپ اپنے مرشد برحق کے خلیفہ اعظم ہیں۔ یارانِ طریقت میں آپ کا ہم پایہ نظر نہیں آتا۔ اس قحط الرجال کے دور میں تو اس سلسلہ کے علاوہ دوسرے سلسلوں میں بھی ان کی مثال ملنا مشکل ہے۔

بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

تعظیم سادات:

آپ بایں شان و جلال و عزت و کمال اولادِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتنی عزت کرتے ہیں کہ غریب سے غریب سید کو بھی مؤدبانہ ملتے ہیں۔ اور بعض کی تو دست بوسی بھی کرتے ہیں۔

ادب تاجیست از لطف الٰہی:

بنہ بر سر برو ہر جا کہ خواہی اپنے پیر خانہ کے بھی اتنے مؤدب ہیں کہ چھوٹے چھوٹے بچوں کے بھی ہاتھ چوم لیتے ہیں۔

عجز و نیاز:

آپ میں عجز وانکساری اس حد تک ہے۔ کہ بالعموم اپنے آپ کو عاجز ہی کہتے ہیں۔ شعر

فروتنی است نشانِ رسیدگان زِ کمال
سوار چوں بمنزل رسد پیادہ شود

تا نیفتادم ندیدم کعبۂ مقصود را
درمیانِ ماہمین استاگی دیوار بود

حلیہ مبارک:

دراز قد، خوبصورت سفید ریش سر پر سنت کے مطابق زلفیں، بینی مبارک بلند، آنکھیں خوبصورت موزوں، چہرہ نورٌ علی نور

مخدوم زادہ حضرت پیر سید مردان شاہ صاحب نے دیکھ کر فرمایا کہ آپ کا حلیہ مبارک حضرت باباجیصاحبؒ ساکن وانگت لار شریف سرینگر سے ملتا جُلتا ہے۔

یاد رہے کہ حضرت قطب الاقطاب میاں عبداللہ صاحب المعروف حضرت باباجیصاحب لاروی رحمۃ اللہ علیہ غوث الوقت حضرت نظام الدین کیاں شریف علاقہ دراوہ آزاد کشمیر کے اعظم خلیفہ تھے اور حضرت سید مردان علی شاہ صاحب کے والد ماجد اعلیٰ حضرت پیر سید مخدوم شاہ صاحب المعروف بڑے پیر صاحب ان کے محبوب ترین اور منظور نظر خلیفہ تھے۔

معمولات

بروائیت صاحبزادہ کرم الٰہی صاحب وصاحبزادہ فضل الٰہی صاحب بیداری

برائے تہجد تقریباً ۳ بجے بعدانہ تہجد

اول درود شریف ۱۰۰ بار، پھر سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيْمِ اَسْتَغْفِرُ اللهَ رَبِّيْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ فَاغْفِرْ لِيْ ۵۰۰ بار پھر درود شریف ۱۰۰ اور پھر حَسْبُنَا اللهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ ۵۰۰ بار پھر درود شریف ۱۰۰ بار پھر یَا خَفِيَّ اللُّطْفِ اَدْرِكْنِيْ بِلُطْفِكَ الْخَفِيِّ ۵۰۰ بار پھر درود شریف ۱۰۰ بار لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ۵۰۰ بار پھر درود شریف ۱۰۰ بار پھر یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِيْمُ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اِرْحَمْنَا ۵۰۰ بار پھر درود شریف ۱۰۰ بار پھر یَا حَیُّ یَا قَيُّوْمُ ۳۰۰ بار پھر درود شریف ۱۰۰ بار پھر شجرہ طریقت ودعا

بعد نماز فجر تا طلوع آفتاب مراقبہ پھر طلوع آفتاب کے بعد نوافل اشراق کو ناشتہ چائے وغیرہ وملاقات پھر نوافل چاشت ۸ رکعات .

پھر حزب البحر کم از کم ۱۱ بار پھر ملاقات دوپہر کا کھانا اور ملاقات اور قیلولہ۔ قیلولہ کے بعد نمانہ طور پھر جائے اور ملاقات کے بعد تلاوت کلام پاک تا عصر۔ عصر تا مغرب دلائل الخیرات۔ اور کئی دیگر اور او مثلاً اِلٰهِيْ اَحَدِيْ صَمَدِيْ مِنْ عِنْدِكَ مَدَدِيْ ان کی تعداد معلوم نہیں ہو سکی۔

پھر نماز مغرب، نماز مغرب کے بعد چھ رکعات نوافل اوابین پھر حزب البحر ۳ بار، اس کے بعد ختم خواجگان شجرہ شریف ودعا

پھر نماز عشاء کے بعد طعام، حلقہ ذکر ہر نماز کے بعد اور عموماً قلیل اور نماز فجر کے بعد بارہ بار کلمہ شریف جہر، پھر درود شریف الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ بصورت اجتماع نماز عشاء کے بعد نعت خوانی و حلقۂ ذکر، پھر رات کو آرام کرنا۔

اشعار فارسی در فضیلت ختم خواجگان

زختم خواجگان گویم حکایت
که دارم از مشائخنا روائت

نوٹ: طریقہ ختم خواجگان اور شجرہ شریف کا ذکر آگے آرہا ہے۔

چو آید بندۂ را مشکلے پیش
که دفمش رانیا بد مردِ دلریش
کند ختم و مراد خویش جوید
که در ختمے سخن باکس نہ گوید
بہر نیت که خواند مستجاب است
سوالش راز سوئے حق جوابست
شبِ جمعه بخواند یاد دشنبه
بود شبہائے دیگر تام وجه
طہارت ساز اولی اے برادر

بدن را از حدث سازی مطہر
نہ اوّل چوں شود توفیق یاور
بخواند ایں ختم اوّل تا آخر
ولے ہنگام ختم و عجز و زاری
بسوئے قبلہ روئے خویش آری
ولے خوانی تو ختم ایں بہر روز
ظفر یابی بہر مشکل مشو سوز

طریق ختم خواجگان

سورہ فاتحہ مع بسم اللہ ۷ بار، درود شریف ۱۰۰ بار سورۂ الم نشرح مع بسم اللہ ۷۹ بار، سورۂ اخلاص مع بسم اللہ ہزار بار، سورۂ فاتحہ مع بسم اللہ ۷ بار، درود شریف ۱۰۰ بار آیت کریمہ ۵۰۰ بار، درود شریف ۱۰۰ بار۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ یا اللہُ یا عَزِیْزُ یا وَدُوْدُ یا کَرِیْمُ۔ یا حَیُّ یا قَیُّوْمُ ۔یا وَھَابُ یا قَاضِی الحَاجَاتِ۔ یا کَافِی المُہِمَّاتِ۔ یا دَافِعَ البَلِیَّاتِ۔ یا رَافِعَ الدَّرَجَاتِ۔ یا حَلَّ الْمُشْکِلَاتِ۔ یا شَافِیَ الْاَمرَاضِ یا مُجِیْبَ الدَّعواتِ۔ یا مُسَبِّبَ الْاَسْبَابِ یا مُنَزِّلَ الْبَرَکَاتِ۔ یا خَیْرَ النَّاصِرِیْنَ یا دَلِیْلَ الْمُتَحَیِّرِیْنَ ۔ یا غِیَاثَ الْمُسْتَغِیْثِیْنَ اَغِثْنَا ۔ یا مُفَرِّحَ الْمَحْزُوْنِیْنَ۔ رَبِّ اِنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ ۔ یا اللہُ یا رَحْمٰنُ یا رَحِیْمُ یا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔ وَ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ

ہر ایک کلمہ کو سو سو بار پڑھ کر دعا مانگیں۔ گاہے گاہے درج ذیل شجرہ حضرت مولوی صاحب ختم خواجگان کے بعد خود پڑھتے ہیں۔

شجرہ شریف

اے خدا کر ہم اپنی کبریائی کے لیے

اور رسولِ پاک کی خیر الورائی کے لیے

بخشدے میری خطائیں انبیاء کے واسطے

خواجگانِ نقشبندان با خدا کے واسطے

گو نہیں میں لائقِ دربار اے ربِ غفور

ان بزرگوں کو وسیلہ لایا ہوں تیرے حضور

حضرتِ صدیقِ اکبر یارِ غارِ مصطفیٰ

حضرتِ سلمان فارس عاشقِ شاہ ہدیٰ

حضرتِ قاسم و حضرت جعفرِ صادق امام

با یزید و برگزیدہ بوالحسن شاہِ انام

بو علی فاریدی اور یوسفِ ہمدانوی

عبدِ خالق غجدوانی عارفِ ریوا گرُھی

خواجہ محمود و فضنہ شاہ عزیزان با کمال

حضرت بابا سماسی حضرتِ میرِ کلاں

آفتابِ نقشبنداں شاہ بہا والدین سخی

حضرتِ خواجہ علاؤالدین عطارِ ولی

الیعقوب و عبید اللہ احرارِ زماں

شاہِ زاہد اور درویشِ محمدؒ والا شان

برا مکنگی و حضرت باقی اللہ با خبر

قطب سرہندی مجدد الف ثانی نامور

بہ معصوم حضرت حجۃ اللہ با صفا

شاہ زبیر و خواجہ اشرف محمدؒ پارسا

اجمال اللہ اور عیسیٰ محمدؒ اولیاء

خواجہ فیض اللہ اور نور محمد با صفا

حضرت فقیر محمد جن کا جنت ہے مکاں

نور جن کا میرے مرشد کی جبیں سے ہے عیاں

سخی ابن سخی و صاحبِ لطفِ عمیم

ہادیِ دارین حضرت حافظِ عبدالکریمؒ

شیر بیشۂ ولائت محرمِ اسرارِ دیں

وہ سراپا عشق و الفت معدانِ علم و یقین

قافلہ سالار عرفاں فضلِ احمد با وفا

سیّد عشاقِ حق آں نازشِ اہلِ صفا

جان میری ہو تصدق کیسے پیارے ہیں یہ نام

ہر طرف دنیا میں جاری جن سے ہے یہ فیضِ عام

دور ہم سب سے خدا وند خیالِ غیر ہو
تیری الفت اور رضا پر خاتمہ بالخیر ہو

نوٹ: نشان زدہ دو شعر اصل شجرہ میں نہیں بلکہ دوسرے شجرہ سے برائے معتقدین وخلفاء حضرت احمد مولوی فضل احمد صاحب مدظلہ تعالیٰ بڑھائے گئے ہیں۔

اولادذکور:

حضرت موصوف کے چھ فرزند زندہ موجود ہیں۔ جو درج ذیل ہیں۔

۱۔ جناب حافظ فضل الٰہی صاحب فرزند اکبر و خلیفہ مجاز
۲۔ جناب صاحبزادہ کرم الٰہی صاحب
۳۔ جناب صاحبزادہ نور الٰہی صاحب
۴۔ جناب صاحبزادہ عبد الغنی صاحب
۵۔ جناب صاحبزادہ محمود الحسن صاحب
۶۔ جناب صاحبزادہ خورشید عالم صاحب

ان کے علاوہ آنجناب کے پوتے اور دوہتے بھی ہیں جن کی تفصیل راقم الحروف کو معلوم نہیں ہو سکی۔

خلفاء کرام:

آپ نے اپنے تین فرزندوں کو جو (اول الذکر ہیں) خلافت سے نوازا ہوا ہے ان کے علاوہ جو راقم الحروف کو معلوم ہو سکے ہیں وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ مخدوم زادہ حضرت پیر سید مردان علی شاہ صاحب راجوروی ساکن کریالہ ضلع گجرات

۲۔ حضرت پیر سید محمد شاہ صاحب کا شاہ صاحب راجوروی ساکن بجاڑیاں نزد گھوڑا گلی کوہ مری۔ ولد اعلیٰ حضرت مخدوم شاہ صاحبؒ

۳۔ حضرت مولانا بہاؤ الحق صاحب خلیفہ مجاز اول ساکن عمر کوٹ

۴۔ حضرت جناب محمد زمان صاحب انشائی موکف کتاب جواہراتِ فضل احمد

۵۔ جناب حضرت مولانا محمد یٰسین صاحب ساکن کھاریاں

۶۔ خار کھاریاں-جناب حضرت مولانا سلیمان صاحب ساکن کھاریاں

۷۔ جناب حضرت مولانا عبد اللہ رزاق صاحب ساکن اڈیالہ

۸۔ جناب حضرت قاضی محمد سعید صاحب ساکن نوگزی راولپنڈی

۹۔ جناب حضرت مولانا عبد الحکیم صاحب نور بصلہ

کتاب ہذا ملنے کا پتہ:

نمبر ۱ آستانہ عالیہ نقشبندی جلیاری شریف نزد مندرہ تحصیل گوجر خان ضلع راولپنڈی

نمبر ۲ پیر سید مردان علی شاہ کریالہ شریف ضلع گجرات نزد سرائے عالمگیر

چند ملفوظات گرامی

۱: آپ نے فرمایا کہ ایک دفعہ میں نے حضرت مرشد برحق حافظ جیصاحب کی خدمت میں عرض کی کہ جناب میری اولاد نہیں دعا فرمائیں۔ آپ نے فرمایا کہ تمہارے گھر میں فرزند ہوں گے بے شک نام ابھی رکھ لو۔

ایک کا نام فضل الٰہی اور دوسرے کا نام کرم الٰہی چنانچہ خداوند تعالیٰ نے آپ کے فرمان کے مطابق یکے بعد دیگرے مجھے دو فرزند عطا کئے حسب فرمان ان کے یہی نام رکھے گئے ہیں۔ فرمایا کہ آپ نے صرف دو کے نام تجویز فرمائے تھے۔ پھر سکوت فرمالیا تھا۔ باقی چار کے نام اسوقت نہیں فرمائے۔

۲: حضرت پیر سید مردان علی شاہ صاحب کو اجازت و خلافت عطا فرمانے کے بعد فرمایا کہ مجھے جب حافظ جیصاحب نے خلافت عطا فرمائی تو میں نے سمجھا کہ میں اس قابل نہیں کہ لوگوں کو بیعت کروں لہٰذا کسی کو بیعت نہ کیا۔ مگر جس وقت حضرت حافظ جیصاحب کی ملاقات کے لئے حاضر ہونے کا خیال کیا تو صرف ایک آدمی کو اس غرض سے بیعت کیا کہ کہیں آپ ناراض نہ ہو جائیں۔ چنانچہ جب حاضر خدمت ہوا تو آپ نے فوراً پوچھا کہ کسی کو ذکر بتلایا ہے یا کہ نہیں میں نے عرض کی حضور ایک آدمی کو تلقین کی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اب اس آدمی کے ذکر کا ثواب اس کے علاوہ تم کو بھی ملتا رہے گا۔ تب میں نے عرض کیا کہ اگر یہ بات ہے تو پھر ضرور بیعت کیا کروں۔ چنانچہ اس کے بعد بہت لوگوں کو بیعت کیا جن کا شمار ہی نہیں۔

۳: فرمایا کھانے سے پہلے تین بار اور آخر میں بھی تین بار نمک استعمال کرنا چاہیے حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ایسا کرنے سے ستر بیماریاں دور ہو جاتی ہیں۔

۴: فرمایا جب انسان اپنے گھر میں داخل ہو تو السلام علیکم کے بعد بیٹھنے سے قبل ایک دفعہ سورۂ اخلاص مع بسم اللہ اور ایک دفعہ درود شریف پڑھ لیا کرے ایسا کرنے سے تنگدستی رفع ہو جائے گی فرمایا یہ وظیفہ حضور ﷺ نے ایک صحابی کو فرمایا تھا جو کہ تھوڑے عرصہ میں اسی وظیفہ کے سبب خوشحال ہو گئے تھے۔

۵: ایک دفعہ فرمایا ہمارے چچا صاحب قائم دین جلیاری معظم شاہ میں امام مسجد تھے انہوں نے مجھ سے بیان کیا کہ میں حضرت موصوف کی مجلس میں بیٹھا کرتا تھا۔ میں ایک بار حضرت معظم شاہ صاحب قلندر نے میرے سامنے مندرجہ ذیل الفاظ فرمائے تھے۔

جنہاں منّے چارے یار انہا ندا بیڑا پار
جنہاں منیّا اک علی انہاندی ترٹی گلی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیبِہٖ سَیِّدِ نَا مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّم

شجرہ مقدسہ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ فضلیہ من تصنیف حضرت صاحبزادہ حاجی کرم الٰہی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
خلف الرشید قبلہ عالم حضرت مولانا فضل احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ دربار عالیہ جلہاری شریف

اے خدا اے مالک و مختار بزمِ کائنات
از برائے مصطفیٰ میری طرف ہو التفات

دم میں جو چاہے کرے تو ہے قدیرِ بے مثال
از طفیلِ حضرتِ صدیق بدلو میرا حال

کر رفیقِ حال توفیقِ عبادت اے الٰہ
از برائے خواجہ سلمان فارس پادشاہ

جعفرِ صادق کے صدقے صدقِ نیت کر عطا
از طفیلِ خواجہ قاسم امام الاتقیاء

وہ شہنشاہِ ولایت بایزیدِ نامدار
بوالحسن خرقانوی و بو علی صاحب وقار

شعلہ عشقِ حقیقی پھونک دے سب ماسوا
از طفیل ہمدانوی و عبدِ خالق بے ریاء

نورِعرفاں سے منور ہو دلِ ویراں میرا
خواجہ عارف محمد کے لئے سُن لے دُعا

دے خصائل اہلِ حق کے اور اوصافِ حمید
حضرت محمودِ عزیزاں کے لئے ربِ مجید

حضرتِ بابا سماسی کے لئے میرے خدا
ہو عنایت مجھ سراپا جہل کو علم و حیاء

در حضورِ پاک آوردم وسیلہ ایں شاہا
یعنی امیرِ قافلہ میرِ کلالِ باوفاء

شاہ بہاؤالدین کے صدقے دے مجھے زندہ دلی
از طفیلِ شاہ علاؤالدین عطارِ ولی

از فراقِ ایں تو شدہ ایں دامنِ دل تار تار
حرمتِ یعقوب چرخی دُور ہو یہ انتشار

استقامت اور توکل اور اعمالِ حسیں
شاہ عبید اللہ کے صدقے میں دے مجھ کو یقیں

زہد و اخلاص و محبت اور ارادتِ اولیاء
خواجہ زاہد محمد کے لئے کر دے عطاء

خواجہ درویشِ محمد اور امکنگی شاہا
ساتھ تیرے جو ہیں باقیؒ ان کے صدقے میں الٰہ

وہ مجددِ دینِ حق وہ الف ثانی بے مثال
نامِ نامی شیخ احمد جن کا ہے ربِ جلال

خواجہ معصوم و حُجۃ اللہ اور زبیرِ با صفا
حضرتِ اشرف محمد کے لئے اے کبریا

شاہ جمال اللہ اور عیسٰے محمد اولیاء
خواجہ فیض اللہ اور نورِ محمد پارسا

کھول پردے غفلتوں کے دُور کر تاریکیاں
ان نفوسانِ مقدس کے لئے ربِ جہاں

قید سے طولِ امل کے کر رہا میرے خدا
از برائے خواجہ فقیر محمد پیشواء

غوثِ اعظم قُطبِ دوراں جناب حافظِ عبدالکریم
ہو عنایت عبدرحماں کے لئے قلب سلیم

شیرِ بیشۂ ولایت محرمِ اسرارِ دیں
وہ سراپا عشق و الفت معدنِ علم و یقیں

قافلہ سالارِ عرفاں خواجہ فضل احمد با وفاء
سید عشاقِ حق آں نازشِ اہلِ صفاء

کرم فرما صاجزادہ کرم الٰہی کے صدقے میں کریم
بخش دے جُملہ معاصی تو ہے رحمٰن و رحیم

حضرتِ مسعود الٰہی آئینہ فضل احمد نامدار
دنیا و آخرت میں بھرم رکھنا ہمارا اے پروردگار

ان کے نورِچشم صاجزادہ عبدالقادر اے خدا
جلوہ فگن یونہی رہیں بن کر ہمارے پیشواء

خواجگانِ نقشبندی کی محبت کر عطا
حشر میں بھی ساتھ انہی کے اے خدا وندا اٹھا

جان ہو میری تصدق کیسے پیارے نام ہیں
ہر طرف دنیا میں جاری جن کے فیض عام ہیں

دور دور ہم سب سے خدا وندا خیالِ غیر ہو
تیری الفت اور رضا پر خاتمہ بالخیر ہو